بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۳،۱)......فقہی عبارات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی آیات، ذکر و تسبیح، درود شریف وغیرہ کے کلمات اور ایسی نظمیں یا نعتیں جو ذکر اللہ پر مشتمل ہوں اور ان سے مقصود ذکر اللہ ہو، مثلاً اسماءِ حسنیٰ پر مشتمل نظم وغیرہ ایسی تمام چیزوں کو ذکر کے علاوہ کسی اور جائز مقصد کے لئے استعمال کرنے کے جواز اور عدم جواز کا مدار اغراض و مقاصد پر ہے، اگر مقصد شرعاً درست ہو تو اس مقصد کے لئے ان کا استعمال جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مثلاً وہ مقاصد دو قسم کے ہو سکتے ہیں: (۱)......تذکیر لذکر اللہ (۲)......اعلام

مذکورہ بالا مقدس کلمات کو فون سننے کی گھنٹی کی جگہ استعمال کرنے سے اگر یہ مقصد ہو کہ کوئی شخص فون کرے تو جب تک فون نہ اٹھایا جائے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام، ذکر اللہ یا دینی یا اصلاحی مضامین پر مشتمل نظموں یا نعتوں سے مستفید ہوتا رہے، تو اس مقصد کے لئے مذکورہ بالا مقدس کلمات کو فون سننے کی گھنٹی کی جگہ استعمال کرنے کی فی نفسہ گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن چونکہ مذکورہ بالا مقصد کے حصول میں شرعاً درج ذیل دو خرابیاں لازم آسکتی ہیں، اس لئے ان سے بچنا ضروری ہوگا۔

۱۔ پہلی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اچانک فون اٹھانے کی صورت میں قرآنی آیات درمیان میں کٹ جائیں گی، جس میں ان آیات کی بے ادبی لازم آتی ہے، لہٰذا قرآنی آیات اس مقصد کے لئے استعمال نہ کی جائیں، نہ سننے میں، نہ سنانے میں۔

۲۔ دوسری خرابی یہ لازم آتی ہے کہ جس شخص کو فون کیا گیا ہے، بعض اوقات وہ بیت الخلاء میں ہوتا ہے تو فون آنے پر ایسی حالت میں مذکورہ مقدس کلمات کے موبائل فون پر جاری ہونے میں بے ادبی ہوگی، لہٰذا مقدس کلمات فون سننے کی گھنٹی کی جگہ میں استعمال نہ کئے جائیں۔

اور اگر دوسرا مقصد یعنی "اعلام" پیشِ نظر ہو یعنی مذکورہ مقدس کلمات کو اس لئے موبائل فون میں مقرر کیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ فون آنے کی اطلاع ملنے کا فائدہ حاصل ہو تو اس مقصد کے لئے مذکورہ بالا مقدس کلمات کو استعمال کرنا درست نہیں، مکروہ ہے۔

(۲)......فون کرنے والا اگر کسی شخص کو فون کرے اور اس نے اپنے موبائل میں قرآنی آیت کی تلاوت کی ریکارڈنگ لگا رکھی ہو اور اس کے فون اٹھانے کی صورت میں آیت درمیان میں کٹ جاتی ہے تو اس کی ذمہ داری اس

شخص پر ہے، جس نے اپنے فون میں اس قسم کی ریکارڈنگ لگائی ہے۔

اگر کسی شخص نے گانے کی ریکارڈنگ اپنے فون میں مقرر کر رکھی ہے، اور فون کرنیوالے شخص کے کان میں اس گانے کی آواز بلا اختیار آئے تو اس صورت میں وہ فون کرنیوالا شخص گنہگار نہ ہوگا، ہاں قصداً سننے سے گناہ ہوگا، اس لئے حتی الامکان سننے سے اجتناب ضروری ہے۔

(۴)......گاڑی کی اسٹارٹنگ میں مقرر کی گئی "دعاءِ سفر" کی ریکارڈنگ اگر گاڑی اسٹارٹ ہونے کے بعد مکمل ہو کر ختم ہوتی ہے، درمیان میں ناتمام طور پر نہیں کٹتی تو اس کو مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس صورت میں دعاءِ سفر کی تذکیر پائی جاتی ہے، جو ایک نیک مقصد ہے۔

وفی مجمع الانهر:

من سبح في السوق بنية ان الناس غافلون، فلعلهم تنبهوا للآخرة، فهو افضل من تسبيحه في غير المجامع، قال عليه الصلاة و السلام: "ذاكر الله في الغافلين كالمجاهد في سبيل الله" كما في الاختيار۔ (ويكره فعله للتاجر عند فتح متاعه) بأن يقول عند فتح المتاع: لا اله الا الله، سبحان الله أو يصلي على محمد صلى الله تعالىٰ عليه و سلم، فانه يأثم لانه يكون لامر الدنيا، بخلاف الغازي او العالم اذا كبر أو هلل عند المبارزة، وفي مجلس العلم، لانه يقصد به التعظيم و التفخيم و اظهار شعائر الدين۔ (مجمع الانهر)

في نصاب الاحتساب :

ذكر الخاني: الحارس في الحراسة اذا قال: لا اله الله أو ما أشبه ذلك، قالوا: يكون اثماً، لانه يأخذ بذلك عوضاً، قال العبد أصلحه الله عالىٰ: وعندي انه يثاب عليه، لأن الأجر يأخذه على الحراسة، لا على الذكر، فانه لو حرس بكلام آخر لاستحق الأجر أيضاً، فعلم بأنه في الذكر محتسب، لا مستأجر، لأنا لو منعناه عن الذكر، فانه يحتاج الى كلام يجهر به، فلا يؤمن عليه أن يقع في الغناء وانه حرام۔ (نصاب الاحتساب،

تالیف: عمر بن محمد بن عَوَضْ السنامی الحنفی، المتوفی: ۷۳۴ھج/ ٤-۱۳۳م،
ط: دارالعلوم، ص: ۱۷۷، الباب السادس والاربعون فی الاحتساب فی فعل البدع
من الطاعات وترک السنة)

فی الشامیة:

وقد کرهوا "والله أعلم" ونحوه لاعلام ختم الدرس حین یقرر۔(قوله: لاعلام ختم الدرس) أما اذا لم یکن اعلاما بانتهائه لا یکره، لانه ذکر فیه وتفویض بخلاف الاول، فانه استعمله آلة للاعلام ونحوه اذا قال الداخل: یا الله مثلاً لیعلم الجلّاس بمجیئه لیهیؤا له محلا و یوقروه، واذا قال الحارس: لا اله الا الله باستیقاظه، فلم یکن المقصود "الذکر" **أما اذا اجتمع القصدان یعتبر الغالب کما اعتبر فی نظائره الخ۔**

(الدرالمختار، ٦/٤٣١)

فی الهندیة:

من جاء الی تاجر یشتری منه ثوباً، فلما فتح التاجر الثوب سبح الله تعالیٰ وصلی علی النبی صلی الله علیه وعلی آله وسلم أراد به اعلام المشتری جودة ثوبه، فذلك مکروه هکذا فی المحیط۔..........حارس یقول: لا اله الا الله او یقول صلی الله علی محمد یاثم لانه یاخذ لذلك ثمناً۔......وان سبح الفقاعی او صلی علی النبی صلی الله علیه و آله واصحابه وسلم عند فتح ترویجه وتحسینه او القصاص اذا قصدها اثم، وعن هذا یمنع اذا قدم واحد من العظماء الی مجلس فسبح او صلی علی النبی صلی الله علیه و آله واصحابه اعلاماً بقدومه حتی ینفرج له الناس او یقوموا له یاثم، هکذا فی الوجیز للکردی۔ (الهندیة، ٥/٣١٥)

فی غمز عیون البصائر:

(۱۵۱)......(قوله: لان الحارس والفقاعي يأخذان بذلك اجراً) أقول هذا التعليل عليل، أما بالنسبة الى الفقاعي، فلان علة الاثم فيه ليست اخذ الاجر، بل اعلامه جودة الفقاع بالصلاة، وأما بالنسبة الى الحارس، فلان علة الاثم فيه ليست اخذ الاجر، بل اعلامه بالذكر انه مستيقظ كما اعترف هو به۔ (غمز عيون البصائر في شرح الاشباه والنظائر) واللہ اعلم

محمد سلمان سکھروی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۸ر ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد تقی عثمانی
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۸ر ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۸ر ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف عثمانی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۸ر ربیع الاول ۱۴۲۹ھ